دنیا کے قصص وحکایات میں حتی کہ خود ساختہ داستانوں اور افسانوں میں بھی کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے اور انسان کی طبیعت ایسی چیزوں سے ضرور متاثر ہوتی ہے، قرآن کریم میں ایک معتد بہ حصہ گزشتہ امتوں کے حالات اور قصص وحکایات پر مشتمل ہے ،تو اس کی بھی غرض وعایت یہی ہے کہ امت محمدیہ کو ان واقعات وحکایات سے کچھ عبرت ونصیحت حاصل ہو، اور خیر وشر ،اچھائی وبرائی کے نتائج اپنے اپنے رنگ میں ذہن نشین ہو جائیں، چنانچہ قرآن کریم میں جب ہم فرعون جیسے ظالم وجابر اور موسی علیہ السلام جیسے بزرگ ترین پیغمبر کا واقعہ پڑھتے ہیں تو حق وباطل کی کشمکش اور بالآخر حق کی فتح کا نقشہ ذہن میں بیٹھ جاتا ہے، نمرود جیسے باغی وسرکش اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا واقعہ پڑھتے ہیں تو خیر وشر کی ایک معرکہ آرائی سامنے آتی ہے جس میں خیر ہر ابتلاء وامتحان سے گزرتا ہوا آزمائشوں میں کامیاب ہوتا ہوا نظر آتا ہے، بالآخر عواقب وانجام کار کے اعتبار سے ابراہیم علیہ السلام کے لئے فلاح وکامرانی مقدر بنتی ہے، اس قسم کے واقعات ہزاروں سال پیشتر کے ہیں مگر جب قرآنِ کریم میں ہم اس کا ذکر پڑھتے ہیں تو ہمارے دلوں پر ایک خاص قسم کا اثر قائم ہوتا ہے، اور ہمارے دل کی دنیا بدل جاتی ہے اور آنکھیں بہہ پڑتی ہیں، جب کسی واقعہ کی نوشت وخواند، صرف لکھنے اور پڑھنے میں اتنی تاثیر ہوتی ہے کہ دل بھر آتا ہے تو ایک ایسا واقعہ جو محض واقعہ دیرینہ ہی نہیں، بلکہ ہم اس واقعہ کے تمام کم وکیف کو اپنے اوپر جاری وطاری کرلیں، ہو بہو اس واقعہ کے جزء وکل کو اپنے کردار وعمل سے ادا کریں، عالم خیال سے عالم وجود میں لائیں، تو اس واقعہ کے اثرات کہاں سے کہاں پہونچ جاتے ہیں، جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قربانی کا یہ عمل جسے ہم خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے ہیں، اس سے ہماری اپنی زندگیوں پر کس طرح کے اثرات قائم ہونے چاہیے ،قربانی کا اصل پیغام اور درس کیا ہے، قربانی کی اس عبادت کے ذریعہ اللہ رب العالمین کو ہم سے کیا مطلوب ہے۔

قرآن کریم کا یہ واقعہ محض عبرت اور نصیحت پذیری کے لئے ہی ہوتا تب بھی ہماری روح کو تڑپا دینے کے لئے کافی تھا، مگر یہ واقعہ محض واقعہ ہی نہیں رہا بلکہ امت مسلمہ کو عملی حیثیت سے قربانی دے کر اس کی نظیر پیش کرنے اور اس خاکہ قدیمہ میں جدید رنگ بھرنے کا حکم دیا گیا ہے، جب یہ امت ہر سال عید الاضحیٰ کے اس موقعہ پر جانور کی قربانی دینے کے لئے چھری لیکر اٹھتی ہے تو عملی طور پر ابراہیم خلیل اللہ کے اسی موقف پر کھڑی ہوتی ہے، جہاں ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے سارے نشیب وفراز نظروں کے سامنے آجاتے

ہیں، اور یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اے امت محمدیہ کے لوگو تم بھی ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہو، اور ابراہیم علیہ السلام تمہارے باپ ہیں، جس طرح باپ کے پہلے بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) نے تسلیم ورضا کی جو مثال قائم کی تھی، آج تمہیں بھی وہی مثال قائم کرنا ہے، آج کے دن تمہاری قربانی میں وہی روح کارفرما ہونی چاہیے جو پہلے باپ بیٹے کی قربانی میں تھی، جب ہماری اس قربانی کا سلسلہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قربانی سے جوڑ دیا گیا تو اب صرف ایک جانور کی قربانی کا معاملہ نہیں رہا، بلکہ ابراہیمی طرز زندگی سے مسلمانوں کی زندگی کو جوڑ دیا گیا، ابراہیم علیہ السلام کی زندگی مختلف قسم کی قربانیوں سے عبارت ہے، جان ومال کی قربانی، ملک ووطن سے جدائی کی قربانی، بیوی بچوں کی قربانی، جاہ ومنصب کی قربانی ،غرضیکہ پوری زندگی ابتلاء وآزمائشوں سے بھری ہوئی ہے،

اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ,,جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کردیا، اللہ نے فرمایا میں تمہیں لوگوں کا امام بنادوں گا، عرض کرنے لگے: اور میری اولاد کو، فرمایا میرا وعدہ ظالموں سے نہیں/ البقرہ: ۱۲۴،، ابراہیم علیہ السلام کی حیثیت دنیا میں ایک ایسے مصلح کی تھی جن کا دین ابدالآباد تک باقی رہنے والا تھا اس لئے ان کی زندگی کے نمونے ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ رکھے گئے، ابراہیم علیہ السلام کو تمام انبیاء کرام میں مرکزی مقام حاصل ہے، تاریخ انسانیت میں لاکھوں انبیائے کرام انسانیت کی فوز وفلاح کے لئے تشریف لائے مگر کسی کی سنت کو یہ عظمت حاصل نہیں ہوئی، بڑے بڑے بادشاہوں کے عظیم الشان سلطنتوں کے متروکات، قوموں کے آثار قدیمہ، کھنڈروں اور بوسیدہ قبروں اور روایتوں کو دیکھا جاسکتا ہے مگر ان کی یادگار اور سنت کو تاقیامت زندہ رکھنے کا وعدہ نہیں کیا گیا، قرآن کریم بیان کرتا ہے: ,,تمہارے لئے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے،/ الممتحنہ: ۴) آپ کو مختلف اوامر ونواہی اور احکام شریعت کے ذریعہ، نار نمرود، ذبح پسر، اور ہجرت کے ذریعہ، بیوی بچوں سے جدائی وغیرہ کے ذریعہ ان کے رب آزمایا آپ تمام آزمائشوں میں پورے اترے، اللہ تعالی نے بطور انعام تمام عالم اسلام کے لئے منصب امامت پر فائز کیا، جب آپ ایمانی سوز وگداز اور خلوص وللٰہیت کی آزمائش میں کھرے اترے تو اللہ تعالی نے کہا کہ اب ہم تمہیں ساری کائنات کا پیشوا اور امام بناتے ہیں، تاکہ لوگ آپ کے تابندہ نقوش کی اتباع اور پیروی کریں، اولوالعزمی، استقامت اطاعت وفرمانبرداری، اور دین کے لئے قربانی میں آپ کو اسوہ اور نمونہ بنائیں،

☆ ,, قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي: ابراہیم علیہ السلام نے فرط مسرت میں بے قرار ہوکر کہا پروردگار میری اولاد کو بھی، اس انعام واکرام میں شریک کردے، تاقیامت تک آنے والی اولاد ابراہیم جس میں صالح بھی تھے، فاسق وفاجر بھی شیخ رشید رضاء مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعاء انسانی فطرت کے عین مطابق ہے، اولاد کی ترقی کو اپنی ترقی سمجھتا ہے، اپنی اولاد کو اپنے سے بلند دیکھنا چاہتا ہے، (تفسیر المنار: البقرہ: ۱۲۴) اللہ تعالی نے آپ کی اس دعاء کو شرف قبولیت بخشا، فرمایا: ,,ہم نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کردی،، (عنکبوت: ۲۷) یہ انتہائی قابل رشک مقام ہے، کہ اللہ نے ہدایت ورحمت، سعادت وفلاح اور کامیابی وکامرانی کا منبع ان کی نسل میں رکھ دیا۔

☆ لا يَنَالُ عَهْدِيَ الظَّالِمِينَ: عمومی حیثیت سے عہدہ امامت وخلافت کی عظیم المرتبت پوزیشن ظالموں کو نہیں ملتی، دین کی رہبری وپیشوائی، قیادت وامامت کا یہ عظیم مرتبہ فاسقوں فاجروں، مشرکوں اور ظالموں کو نہیں ملتا، دنیاوی عہدہ ومنصب، سیادت وقیادت دھوکا وفریب سے حاصل ہوسکتی ہے، دولت سے خریدی وبیچی جاسکتی ہے، لیڈری ونیتا گیری کی جاسکتی ہے ،قوم کے مفاد سے کھیلا جاسکتا ہے، مگر توحید وسنت کی حفاظت وقیادت کا حقیقی مقام اللہ کے مخلص بندوں کو ملتی ہے، جو دوسروں کے لئے قدوہ ونمونہ بن سکیں، ابراہیم علیہ السلام کو مقام خلت وامامت، یہ بزرگی یہ شرف یہ مقام ومرتبہ پیرزادگی وپیغمبر زادگی کی بنا پر نہیں، ان کی حیرت انگیز قربانیوں اور خلوص ووفا کی بنا پر ملی،

ہماری قربانی اور توحید کا پیغام:

حقیقت یہ ہے کہ قربانی اللہ تعالی کی تقرب وبندگی کا بہترین ذریعہ ہے، بشرط یہ کہ اظہار عبودیت کے حقیقی جذبے کے ساتھ انجام دیا جائے، آج ہم مسلمان اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بے مثال جذبہ ایثار وفدائیت کی اقتداء میں قربانی کرتے ہیں، لیکن یہ کتنا افسوس ناک پہلو ہے کہ کروڑوں جانور قربان کرنے کے بعد بھی ہمارے اندر ابراہیمی زندگی کا کوئی نقش ابھرا ہوا دکھائی نہیں دیتا، آپ کی یہ عظیم الشان قربانیاں توحید خالص کے حقیقی جذبے کے ساتھ لبریز تھی، ابراہیم علیہ السلام اس سرزمین پر اللہ کی توحید کے سب سے بڑے علمبردار تھے، اللہ کی توحید کو غالب کرنا اور اس زمین کو شرک وکفر کی آلائشوں سے پاک کردینا ان کی زندگی کا حقیقی مقصد تھا، آپ شرک وبت پرستی کے

خلاف پوری زندگی نبرد آزما رہے، مگر یہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ آج وہ لوگ بھی سنت ابراہیمی کی یاد میں قربانی کرتے ہیں جو سال بھر اولیاء اور صلحاء کے مزارات پر ان کے نام سے جانور ذبح کرتے ہیں، سال بھر غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے والے ایک دن اللہ کے نام پر ذبح کر کے سنت ابراہیمی کی اقتداء کس طرح کر سکتے ہیں، وہ ایک نہیں درجنوں جانور ذبح کریں، مگر قربان ہونے والے جانور کا ایک ایک بال ان کی بدعقیدگی اور غلط دعوے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے، جو قربانی اللہ کے لئے خالص نہ ہو وہ مردود قرار پاتی ہے، قربانی ایک عبادت ہے جس میں غیر اللہ کی شرکت نہیں ہوسکتی، کسی نبی ورسول کے نام پر جانور چھوڑا گیا ہو یا کسی پیر ولی، بزرگ کے نام پر جانور ذبح کیا جائے یہ مشرکانہ عمل ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ,,اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے،، (صحیح مسلم : ۱۹۷۸)

ہماری قربانی کا اصل راز:

☆ قربانی صرف ایک عبادت ہی نہیں درحقیقت یہ ایسا جذبہ ہے کہ دنیا میں کوئی بھی قوم ایثار وقربانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی، کیونکہ قربانی قانونِ فطرت سے ہے، جو قوم اپنے عقائد ونظریات کی حقانیت وصداقت کو صرف عقلی اور زبانی طور پر صحیح مانتی ہے اس کی بقا وتحفظ کے لئے اپنی جان ومال اور محبوب ترین چیزوں کی قربانی دینے کا عملی جذبہ نہیں رکھتی وہ قوم دنیا کے بدلتے ہوئے حالات وحوادثات کے آگے زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتی، جس طرح سونا آگ میں تپ کر نکھر جاتا ہے، اسی طرح ایک مومن ابتلاء وآزمائش کی چکی میں پس کر، اذیتوں اور مصائب کو برداشت کر کے اور بھی راسخ اور محکم ہو جاتا ہے، دنیا میں سربلندی اسی قوم کو نصیب ہوتی ہے جس کے اندر ایثار وقربانی کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہو، جب تک ہم میں نعرہ توحید بلند کرنے کے لئے قربانی دینے کا جذبہ رہا اس وقت تک ہم کامیاب وکامراں رہے، عراق سے ایران تک، مصر سے یونان تک ہمارا رہا، ہمارے اسلاف کی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج اللہ کا یہ دین، سلفیت واہلحدیثیت کی شکل میں دنیا کے چپے چپے میں پھیلا ہوا ہے، کتاب وسنت کی ماننے والی جماعت، طائفہ منصورہ ہر ملک اور دنیا کے ہر خطے میں قائم ہے اور تا قیامت باقی رہے گی، ہماری اس قربانی کا مقصود یہی ہے کہ آج ہم اللہ تعالی کی بارگاہ میں ایک جانور پیش کر کے اس کی رضا چاہتے اور یہ عزم رکھتے ہیں کہ بار الہٰ! ہم تیرے دین کے لئے تیرے خلیل کی طرح اپنی جان ومال، اہل وعیال، اور اپنی ہر محبوب ترین

شیءکو قربان کر دینے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے، سب کچھ تیرا ہے اور تیرے ہی لئے ہے، آج ہماری ایمانی زندگی بھی ہم سے ابراہیم خلیل اللہ کی طرح بہت سی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے، اسلام کی غربت واجنبیت ہم سے قربانی مانگتی ہے، سماج ومعاشرہ میں پھیلی ہوئی شرک وبت پرستی اور اس کا دن بدن بڑھتا ہوا زور، نیز مسلم سماج ومعاشرہ میں توحید کی بے بسی ہم سے قربانی کا مطالبہ کرتی ہے، سنت رسول ﷺ پر بدعتوں کا یلغار، اسلامی تعلیمات پر رسم ورواج کے دبیز پردے احیاء سنت کے لئے ہم سے قربانی دینے کا تقاضا کرتے ہیں، عریانیت وفحاشی کے اُمڈتے سیلاب میں ڈوبتا ہوا اسلامی معاشرہ اور اس کے درمیان ہچکیاں لیتی ہوئی اخلاقی قدریں ہم سے قربانی پیش کرنے کا مطالبہ کرتی ہیں، ہماری صفوں میں بڑھتا ہوا اختلاف وانتشار، دعوتِ دین اور مسلک وجماعت کی قیادت میں تانا شاہی کا مزاج ختم کر کے اجتماعیت کا حصول، ہمارے اُنا کی قربانی مانگتی ہے، اللہ کے بندوں تک اس کے پیغام کو پہونچانے کے لئے ہم سے بہت بڑی قربانی مطلوب ہے، گویا ہر ہر قدم پر فتنوں کے اس ماحول میں ہم جہاں اور جس حیثیت سے بھی ہیں ہم سے بہت سی قربانیوں کا مطالبہ ہے، ان ساری قربانیوں کو بھلا کر صرف ایک جانور ذبح کر کے قربانی کا حق ادا نہیں ہوسکتا ہے۔

ہر سال امت مسلمہ اپنے رب کے حضور کروڑوں جانور کی قربانی پیش کرتی ہے، اس کے باوجود قربانی دینے والوں میں ابراہیمی زندگی کا کوئی نقش ابھرا ہوا دکھائی نہیں دیتا، ہم نے گذشتہ سالوں میں بھی جانور کی قربانی دی تھی، اور امسال بھی دیں گے، اِن شاءاللہ۔ لیکن اگر قربانی محض گوشت خوری کا نام ہے، تو آج گذشتہ قربانیوں کے گوشت وخون کا نام ونشان نہیں رہا، اور اس قربانی کے بعد بھی نہیں رہے گا، لیکن اگر ہماری یہ قربانی ایثار ووفا اور جذبہ انقیاد واطاعت، فدائیت وفنائیت کی تمرین ومشق کا نام ہے تو پھر قربانی اپنے اثرات کے لحاظ سے سدا بہار ہے، اگرچہ جانور کا خون زمین پر خشک ہوگیا، اور گوشت ہضم ہوگیا، مگر جو چیز اللہ کو پہونچی ہے وہ اب بھی باقی ہے، آئندہ بھی باقی رہے گی اور اسی سے بہترین بدلے کی امید بھی کی جاسکتی ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے ,,اللہ تعالی کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہونچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہونچتی ہے۔ (حج: ۳۷)

اللہ تعالی ہم سب کو خلوص دل کے ساتھ قربانی کے عظیم مقصد کو سمجھتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہماری اس عبادت کو قبول فرمائے۔

نوٹ

البر فاؤنڈیشن، ممبئی کی ہیڈ آفس کی جگہ تبدیل ہو گئی ہے۔ آفس کی نئی جگہ کا پتہ نوٹ کرلیں:

اُسوۂ ابراہیمی کا عبرت آموز پہلو

البر فاؤنڈیشن

۸۲/۸۱، کوٹ والا ہاوس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ، سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in